مدیر کے نام

افتخار احمد ملک، راولپنڈی

تعارف القرآن پر تبصرہ کرتے ہوئے مبصر نے حضرت موسیٰؑ کے بارے میں لکنت بیان کو امر واقعہ کے طور پر تسلیم کر لیا ہے (مارچ ۹۸، ص ۷۵)۔ حالانکہ تفہیم القرآن میں سید ابوالاعلیٰ مودودی نے واضح طور پر لکھا ہے: "فرعون کے اعتراض کی بنا کوئی لکنت نہ تھی جو آں حضرت کی زبان میں ہو بلکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ شخص معلوم نہیں کیا جکی بکی باتیں کرتا ہے، مابدولت کی سمجھ میں تو کبھی اس کا مدعا آیا نہیں" (جلد چہارم، ص ۵۴۴)۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ہکلے یا توتلے آدمی کو اپنا رسول مقرر فرمائے۔ رسول ہمیشہ شکل صورت، شخصیت اور صلاحیتوں کے لحاظ سے بہترین لوگ ہوتے ہیں جن کے ظاہر و باطن کا ہر پہلو دلوں اور نگاہوں کو متاثر کرنے والا ہوتا تھا۔ کوئی رسول ایسے عیب کے ساتھ نہیں بھیجا اور نہیں بھیجا جا سکتا تھا جس کی بنا پر وہ لوگوں میں مضحکہ بن جائے یا حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے"۔ (جلد سوم، ص ۴۲)

ارشد سراج الدین، مکہ مکرمہ

مولانا امین احسن اصلاحی کی یاد میں (مارچ ۹۸) پڑھا۔ یقیناً مولانا مرحوم علمی لحاظ سے بیسویں صدی کے نابغہ روزگار شخصیات میں سے تھے۔ اردو کے دینی لٹریچر میں آپ کی کتاب دعوت دین اور اس کا طریق کار شاہکار حیثیت رکھتی ہے۔ جماعت کے متعلق ان کے انتہاپسندانہ موقف کے باوجود جماعتی حلقے میں بھی ان کے علم و فضل کی قدر کرتے ہیں۔ بہت ساری خوبیوں کے باوجود ان کی طبیعت میں انفرادیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ مولانا فاروق خاں، مولانا مودودی کے انتقال پر لاہور گئے تھے۔ وہاں انھوں نے مولانا اصلاحی مرحوم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان دنوں مولانا مرحوم کی سماعت کمزور تھی۔ شریک محفل کسی نے کہا کہ "مولانا کم سنتے ہیں"۔ اس جملے پر مولانا اصلاحی بول پڑے کہ جب میری سماعت درست تھی، تب بھی میں کہاں کسی کی سنتا تھا؟ طبیعت کی اسی انفرادیت نے مولانا کو تحریک اسلامی کے قافلے سے الگ کر دیا۔

محمد اکمل گوہر، کھاریاں

میرے جیسے کم علم اور کم فہم لوگوں کو روز مرہ زندگی میں بے شمار جواب طلب مسائل پیش آتے رہتے ہیں لیکن معاشرے میں پھیلی ہوئی فرقہ بندیوں کی وجہ سے ان مسائل کا کوئی درست اور قلب و ذہن کو مطمئن کرنے والا حل جاننا نہایت مشکل ہے۔ "جرم و سزا اور توبہ استغفار" اور "غیر محرم کے